مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے غرباء کی امداد کے لئے ایک سو روپیہ کی رقم مرحمت فرمائی ہے۔ اور امداد کی خاص تاکید فرماتے ہوئے لکھا ہے کہ:-
"افسوس کہ یہ حالات میرے آنے کے بعد پیدا ہوئے ورنہ میں یہ سفر ہی اختیار نہ کرتا۔ اور اب بھی اگر میرے گھر کے سخت بیمار اور سفر کے ناقابل نہ ہوتے تو میں فوراً واپس آ جاتا۔ مگر اب اسوقت تک انتظار کرنا ہوگا۔ جب تک کہ وہ سفر کے قابل ہو جائیں"

حضرت اقدس کے خط کے اقتباس انشاء اللہ آئندہ درج کئے جائینگے۔

اخبار احمدیہ

کشمیر میں نو مبایعین

۲ ستمبر بعد نماز جمعہ جن پندرہ اصحاب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں۔ ایک صاحب جمعہ سے پہلے بیعت کر چکے تھے۔ ان کا نام بھی درج ہے

(۱) نظام شاہ صاحب۔ ساکن ہارہ پورہ
(۲) خضر ولد کمال صاحب۔ ساکن کورل
(۳) عبد العزیز صاحب " مزگام
(۴) انور ڈار صاحب۔ " آڑی جن
(۵) غلام رسول ولد احمد صاحب۔ " آسنور
(۶) عبد الرحیم صاحب۔ " بھوڑ
(۷) عبد الاحد صاحب ملاح۔ ساکن مزگام
(۸) محمد پنڈت صاحب۔ " آسنور
(۹) ولی محمد صاحب۔ " "
(۱۰) عبد العزیز صاحب۔ " "
(۱۱) عبد الصمد صاحب وائیں " "
(۱۲) احمد صاحب بٹ۔ " ملے وٹن
(۱۳) سبحان صاحب بٹ۔ " " "
(۱۴) عبد الوہاب صاحب۔ " آسنور
(۱۵) عبد السبحان صاحب۔ " ریش نگری
(۱۶) خیر بیگ صاحب " آسنور

احمدی مستورات اور تبلیغ

الحمد للہ تبلیغی سکرٹری صاحبان کے ذریعہ بہت اچھی تبلیغ ہو رہی ہے۔ اور علاوہ مردوں کے مستورات بھی

تبلیغ میں حصہ لے رہی ہیں۔ چنانچہ پانی پت میں اہلیہ صاحبہ محمد اسمٰعیل صاحب اور سعد اللہ پور میں اہلیہ صاحبہ منشی غلام علی صاحب مدرس سکرٹری تبلیغ کی مستورات میں تبلیغی کوششوں کی اطلاع پہنچی ہے۔ قائمقام ناظر تالیف و اشاعت

احمدیان ایسٹ افریقہ کا تبلیغی کام

برادرم محمد ایوب شاہ صاحب نے احمدیان ایسٹ افریقہ کو بذریعہ اخبار الفضل نمبر ۶ ۱۴ر جولائی ۱۹۲۱ء - تبلیغ کی تحریک کی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزا۔ اور یہاں کے دوستوں کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھتے ہوئے میں بذریعہ اخبار الفضل کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ یہاں کے دوست حتی الوسع تبلیغی کاموں میں حصہ لیتے رہتے ہیں۔ جب سے میں یہاں آیا ہوں۔ یہاں کے احمدیوں نے سلسلہ کی مالی امداد میں نمایاں حصہ لیا ہے۔ اور حضرت اقدس کی پچھلی تحریک پر سب دوستوں نے ایک ایک ماہ کی تنخواہ بطور چندہ خاص دی تھی۔ اور نیروبی والے احباب نے بھی۔ یہاں کے لوگوں میں بھی تبلیغ کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ دو ماہ سے حسب التحریک حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ سکرٹری تبلیغ کا تقرر ہوا ہے۔ جو اپنے فرض تبلیغ کو حسب توفیق پورا کرتے ہیں۔ تبلیغی ضروریات کے لئے یہاں جو چندہ جمع ہوا ہے۔ وہ دو سو روپیہ ہے۔ ہماری تبلیغ خدا کے فضل سے صرف ہندوستانی دوستوں تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ عربوں کے علاوہ انگریز و جاپانی و اصلی باشندے بھی اسمیں شامل ہیں۔ بابو صاحب نے دس روپے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ یہ رقم معمولی ہے کے جو اور احمدی احباب سے وصول کر سکیں۔ یہاں بھیجدیں اور جب یہاں کے دوستوں نے ایک ماہ کی آمدنی خاص چندہ میں دی ہے۔ آپ اپنے احمدی احباب میں تحریک کر کے چندہ کریں۔ اور وہاں کے دوستوں کے حالات سے ضرور اطلاع دیں۔ تاکہ یہاں کے احباب کو اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ کہ وہ بیش از بیش دینی خدمات میں حصہ لے سکیں۔ والسلام

اکبر علیخان ٹھیکیدار کیلنڈنی - برٹش ایسٹ افریقہ

ولادت

سید عادل شاہ صاحب احمدی ٹکھناوالی کے صاحبزادے سید خان محمد شاہ صاحب سفید پوش کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اس خوشی میں سید عادل شاہ صاحب نے صدر انجمن احمدیہ کے لئے ۵۰ روپیہ دئے ہیں۔ جزاہم اللہ۔ احباب مولود کے لئے دعا فرمائیں۔ فضل الرحمٰن - ہیلاں۔

اندور یا اجین کے احمدی

مہو چھاؤنی میں صرف تین شخص احمدی ہیں۔ اندور۔ اجین اور دیواس میں اگر کوئی صاحب احمدی مبائع ہوں۔ تو مہو کے مفصلہ ذیل صاحبان میں سے کسی کو اپنی موجودگی سے اطلاع دیں۔

(۱) حکیم دین محمد احمدی رجمنٹل اکونٹنٹ نمبر ۵ ہیول گور
(۲) بابو محمد خان صاحب ٹبڈر کرنیل سبول نمبر ۷ صدر بازار
(۳) روشن خان صاحب معرفت بابو محمد خان صاحب۔

دین محمد احمدی از مہو۔

پتہ مطلوب ہے

کسی احمدی مُہرکن کا پتہ مطلوب ہے۔ خاکسار قادر بخش احمدی ریتان شہر دہلی

درخواست دُعا

میں قریباً تین ماہ سے بیمار چلا آتا ہوں۔ رانوں کے درمیان پھوڑا ہونے کی وجہ سے اپریشن کرایا گیا۔ زخم کی حالت رو بصحت ہے۔ مگر اس کے بالکل اچھے ہونے کی رفتار بہت سست ہے۔ تمام احمدی احباب سے درخواست ہے کہ وہ عاجز کی صحت کے لئے نیز بعض اور مشکلات ہیں۔ ان کے دور ہونے کے لئے بھی خاص طور پر دعا فرمادیں۔ والسلام۔ عاجز اکبر علی خان ٹھیکیدار از بقیہ

ڈاکٹر سلیم الدین صاحب برہ پورہ بھاگلپوری جنہوں نے حال میں بیعت کی ہے۔ عرصہ سے بے روزگار اور صحت سے معذور ہیں۔ احباب درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت و روزگار دے۔ والسلام

محمد عامل از قادیان

اعلان نکاح

خاکسار کے لڑکے ولی محمد کا نکاح ۱۲۔ اگست ۱۹۲۱ء کو مستری محمد الدین صاحب کی لڑکی خدیجہ بی بی کے ساتھ تین سو روپیہ مہر پر مستری الٰہ بخش صاحب نے پڑھا۔ خاکسار سلطان محمد امرتسر

تبدیلی نام

میں نے بعض وجوہات و ضروریات سے باجازت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ اپنا نام بجائے چراغ الدین احمد کے مصباح الدین احمد رکھ لیا ہے۔ میرے احباب آئندہ مجھے اس نام سے مخاطب فرماویں۔

خاکسار مصباح الدین احمد (سابق چراغ الدین) سیالکوٹی حال کارکن دفتر ناظر اعلیٰ - قادیان دار الامان

ناگہانی موت

۱۹ر اگست ۱۹۲۱ء کو مستری محمد دین صاحب خوشابی معہ اپنے اہل عیال کے قادیان سے اپنے وطن کو گئے۔ اور ۲۰ر تاریخ کو خوشاب پہنچے۔ شہر پہنچکر پہلے اپنی مسجد میں جاکر دو رکعت نفل ادا کئے۔ پھر گھر جارہے تھے۔ کہ راستہ میں گلی کی ایک دیوار ان پر آپڑی۔ وہاں سے نکالکر گھر لیجایا گیا۔ کوئی دو تین گھنٹہ کے بعد فوت ہوگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مستری صاحب موصوف بڑے نیک تھے۔ اور قادیان میں ہجرت کرکے آئے ہوئے تھے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ عبد السمیع محرر بہشتی مقبرہ

نماز جنازہ

میرے والد صاحب چودہری نبی بخش صاحب احمدی فوت ہوگئے ہیں احباب سے جنازہ غائب پڑھنے کی درخواست ہے۔ خاکسار غلام محمد از علیپور

میری اہلیہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہت پرانی خادمہ تھی۔ ۴ر ستمبر ۱۹۲۱ء کو بعارضہ بیماری ہیضہ فوت ہوگئی۔ مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھا جائے۔ اور دعائے مغفرت کی جائے۔

مرزا رحیم بیگ احمدی از دہرم سالہ (کانگڑہ)

اہلیہ جناب حکیم مولوی انوار حسین خان صاحب شاہ آباد ضلع ہردوئی فوت ہوگئی ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کا جنازہ غائب پڑھیں۔

خاکسار محمد عبد اللہ از قادیان

اسجگہ ہمارے تین آدمی فوت ہوگئے ہیں۔ ایک خاکسار کی ہمشیرہ مسمات جماعت بی بی۔ دوسری ہمشیرہ زادی مسماۃ محمد بی بی۔ تیسرا ہمارا بھائی مسمی جانا۔ احباب ان تینوں کا جنازہ غائب پڑھیں۔

فضل دین سکنہ اتھال - تحصیل رعوری۔

الفضل
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قادیان دار الامن و الامان - یوم پنج شنبہ - مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۲۱ء

مولوی عبدالحی صاحب پروفیسر نیشنل مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کی قرآن دانی

لایمسہ الا المطہرون ایک صداقت ہے۔ اور کارگاہ عالم میں اس کی جلوہ نمائی وقتاً فوقتاً ہوتی رہتی ہے۔ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے احمدی۔ غیر احمدی کے مابین ایک بین امتیاز رکھا ہے کہ جو علم القرآن ایک احمدی کو دیا گیا ہے۔ وہ ایک بڑے سے بڑے غیر احمدی کو نہیں دیا گیا بلکہ غیر احمدی مفسر قرآن بعض اوقات ایسی منہ کی کھاتا ہے۔ کہ اپنی غلطی معلوم ہونے پر خود بھی شرماتا ہے۔ کاش وہ غور کرے کہ کلام الہی کا فہم انہی لوگوں کو دیا جاتا ہے۔ جو خدا کے مامورں کا انکار نہیں کرتے۔ بلکہ ان پر صدق دل سے ایمان لاتے ہیں ؛

سنہ ۱۹۱۶ء میں ایک سلسلہ مضامین غیر احمدیوں کی قرآن دانی کے عنوان سے "الفضل" میں لکھا گیا تھا اور دکھایا گیا تھا کہ کیونکر مولوی ابو الکلام جیسا قادر الکلام اس میدان میں رہ گیا۔ حالانکہ ابو الکلام صاحب کو تحریر و تقریر میں وہ ید طولیٰ دیا گیا ہے کہ جھوٹ بات کو بھی سچ کر دکھاتے ہیں۔ مگر قرآن مجید کی شان میں لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ آیا ہے۔ اسلئے وہاں دال نہیں گلتی۔ ایسی بہکی بہکی باتیں کرنے لگ جاتے ہیں کہ ایک معمولی عقل کا انسان بھی سمجھ جاتا ہے۔ تازہ مثال مولوی عبدالحی صاحب کی ہے۔ جو نیشنل مسلم یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں۔ آپ نے نئے سرے ایک تفسیر لکھنا شروع کی ہے۔ اس کے مقدمہ کا کچھ حصہ "وکیل" ۵ ستمبر میں شایع ہوا ہے۔ فرماتے ہیں :-

۱۔ "فرعون مشرک بھی ہے۔ بے ہوش بھی ہے بدکار بھی ہے۔ فاسق بھی ہے فاجر بھی ہے غرض سب کچھ ہے۔ جو دنیا کا ایک سیہ کار اور شریر و ظالم انسان ہو سکتا ہے"

۲۔ "حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک پیغمبر برحق تھے توحید الہی و شرک و اصنام پرستی۔ تزکیہ نفس و اخلاق درس کتاب و حکمت ان کے فرائض نبوت کے حقیقی ارکان ہیں"

۳۔ "قرآن حکیم تمہارے سامنے موجود ہے۔ خدا نے فرعون کو نہ توحید کی دعوت دی۔ نہ اس کی شراب کی بوتلیں توڑ ڈالیں۔ نہ اس کی سیاہ کاریوں کا جائزہ لیا۔ بلکہ حضرت موسیٰ کو اس دعوت کا صرف ایک ہی مقصد بتا کر رخصت کیا × × × خدا کے بندوں (بنی اسرائیل) کو مجھو واپس دیدو"

۴۔ "تم نے غور کیا یعنی حضرت موسیٰ نے فرعون کے آگے اپنی تبلیغ کا مقصد یہ نہیں کہا کہ فسق و فجور چھوڑ دو۔ گناہ اور شرارت سے باز آجاؤ۔ نیک زندگی اختیار کرو۔ پاک طریقوں پر عمل کرو۔ بلکہ اولین مطالبہ یہ کیا۔ کہ خدا کے جن بندوں کے پاؤں میں تو نے اپنی محکومی اور غلامی کی زنجیریں ڈال دی ہیں انہیں چھوڑ دے۔ اور مجھے واپس دیدے"

معزز ناظرین کرام! قرآن مجید اس دنیا میں ہے۔ اور رہتی دنیا تک موجود رہے گا۔ حضرت موسیٰ اور فرعون کا ذکر متعدد مقامات میں آیا ہے صرف ایک ٹکڑے کو لیکر کہدینا کہ حضرت موسیٰ کی دعوت کا ایک ہی مقصد تھا "بنی اسرائیل کو چھڑانا" اور پھر اسی پر اکتفا نہ کرنا بلکہ بڑھانا کہ "فرعون کو نہ توحید کی دعوت دی۔ نہ تزکیہ نفس کی" دن دہاڑے لوگوں کی آنکھوں میں خاک جھونکنا ہے۔ یا بے ادبی معاف اپنی حد درجہ کی جہالت کا اظہار۔

سب سے پہلے وہی مقام دیکھئے جس سے مولوی عبدالحی صاحب نے یہ استدلال کیا ہے کہ حضرت موسیٰ نے فرعون کو یہ نہ فرمایا کہ گناہ آلود زندگی میں تبدیلی پیدا کرو۔ بلکہ یہ فرمایا کہ بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیجدو۔ ملاحظہ ہو آیت پارہ ۱۶ رکوع ۱۱۔

فَاۡتِیٰہُ فَقُوۡلَاۤ اِنَّا رَسُوۡلَا رَبِّکَ فَاَرۡسِلۡ مَعَنَا بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ۔ اس آیہ وافی ہدایہ میں اِنَّا رَسُوۡلَا رَبِّکَ کہنے میں سب سے پہلے توحید و رسالت کی دعوت ہے۔ ربک کہکر اسے متوجہ کیا اس پروردگار کی طرف جسے وہ بھلا چکا تھا اور خود ربکم الاعلیٰ بنا بیٹھا تھا۔ اور اپنے تئیں اس رب کا فرستادہ ظاہر کرکے بتلایا کہ توحید کے بعد ایمان بالرسالت ضروری ہے۔ اس کے بعد بنی اسرائیل کو ظلم سے بچانے کا پیغام۔ مولوی عبدالحی صاحب نہیں سمجھ سکے۔ مگر فرعون سمجھ گیا۔ کہ مجھے توحید کی دعوت دی جارہی ہے جبھی تو اس نے جواب میں سب سے پہلے یہی کہا فمن ربکما یموسیٰ۔ اے موسیٰ تمہارا رب کون ہے؟ حضرت موسیٰ کیا مدلل کلام فرماتے ہیں۔ رَبُّنَا الَّذِیۡۤ اَعۡطٰی کُلَّ شَیۡءٍ خَلۡقَہٗ ثُمَّ ہَدٰی۔ اور پھر اسمیں اور بھی بسط فرمایا الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الۡاَرۡضَ مَہۡدًا وَّ

لکم مسبلاً وانزل من السماء ماءً۔ اگر توحید ورسالت اور تزکیۂ نفس کی دعوت۔ سب سے مقدم تھی تو گفتگو بھی سیاسات میں شروع ہو جانی چاہیئے تھی۔ لیکن فرعون نے قطعاً نہیں کہا کہ بنی اسرائیل کو ان وجوہات سے میں نہیں چھوڑتا۔ اور نہ حضرت موسیٰ نے اس پر کچھ مزید فرمایا۔ بلکہ بحث اصل مقصد دعوت پر ہوتی رہی۔ کہ زمین و آسمان کا رب کون ہے۔

پھر ہم دوسری مقامات کی تلاوت کرتے ہیں۔ تو وہاں بھی پہلے ذکر توحید و رسالت پاتے ہیں۔ حتیٰ کہ مومن آل فرعون بھی یہی پکار اٹھتا ہے۔ اتقتلون رجلاً ان یقول ربی اللہ وقد جاءکم بالبینٰت من ربکم۔ ادھر فرعونی بھی جواب دیتے ہیں۔ اجئتنا لتلفتنا عما وجدنا علیہ اٰباءنا وتکون لکما الکبریاء فی الارض وما نحن لکما بمومنین دیکھئے فرعونی بھی ان کی دعوت کا مقصد جو سمجھتے ہیں تو یہی توحید اور غلبۂ اسلام ہے اگر صرف بنی اسرائیل کو لے جانا مقصود تھا۔ تو اسی کا ذکر ہونا چاہیئے تھا۔ پس یہ کہنا کہ فرعون کو نہ توحید کی دعوت دی نہ اس کی سیہ کاروں کا جائزہ لیا۔ قطعاً غلط ہے۔ اس کے علاوہ خدا کے فضل سے صریح آیات بھی دکھائی جا سکتی ہیں۔ جن سے مولوی عبدالحی صاحب کے بیان کی قطعی تردید ہو جاتی ہے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ھل اتاک حدیث موسیٰ اذ نادٰہ ربہ بالواد المقدس طوی۔ اذھب الی فرعون انہ طغی فقل ھل لک الی ان تزکیٰ واھدیک الی ربک فتخشیٰ فارٰہ الآیۃ الکبریٰ فکذب و عصیٰ ثم ادبر یسعیٰ فحشر فنادیٰ فقال انا ربکم الاعلیٰ فاخذہ اللہ نکال الاٰخرۃ والاولیٰ ان فی ذالک لعبرۃ لمن یخشیٰ

گویا قرآن حکیم میں جو ذکر متفرق طور پر حسب ضرورت آیا ہے۔ اس آخری پارے میں سب کا خلاصہ دے دیا ہے فرماتا ہے کیا موسیٰ کا ذکر سنا۔ اسے اس کے رب نے وادی مقدس طویٰ میں مکالمہ مخاطبہ سے سرفراز فرمایا۔ اور خلعت رسالت سے مشرف کر کے ارشاد کیا۔ کہ فرعون کی طرف جاؤ۔ کہ وہ بہت سرکش ہے۔ لفظ طغیٰ میں اس کی ہر قسم کی نافرمانیوں اور عقائد و اعمال میں غلط کاریوں کی جانب اشارہ کر دیا۔ اس کی طرف جاتے ہی سب سے پہلے کیا کہنا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ کہ اسے انتباہ کرو ھل لک الی ان تزکیٰ۔ کیا تم اپنی اصلاح نہیں کرو گے۔ تزکیۂ نفس کی طرف متوجہ نہیں ہو گے۔ شراب کی بوتلیں نہیں توڑو گے۔ ریاکاری سے باز نہ آؤ گے۔

اس صاف اور صریح ارشاد الٰہی کے ہوتے ہوئے حیرانی ہے۔ کہ مولوی عبدالحی صاحب کیونکر کہہ رہے ہیں کہ:۔

"یہ نہیں کہا کہ فسق و فجور چھوڑ دو۔ گناہ اور شرارت سے باز آؤ۔ نیک زندگی اختیار کرو۔ پاک طریقوں پر عمل کرو۔ بلکہ اولین مطالبہ یہ کیا کہ "انہیں (بنی اسرائیل کو) چھوڑ دے""

کیا ھل لک الی ان تزکیٰ جیسے جامع کلام میں یہ سب باتیں نہیں آ جاتیں۔ مولوی عبدالحی صاحب تو فرماتے ہیں۔ اولین مطالبہ بنی اسرائیل کو چھوڑ دینے کا کیا۔ لیکن اذھب الی فرعون کے ساتھ فقل ھل لک الی ان تزکیٰ لانا بتاتا ہے۔ کہ اولین مطالبہ تزکیۂ نفس اور ایمان باللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کا تھا۔ جیسا کہ ساتھ ہی فرمایا۔

واھدیک الی ربک فتخشیٰ۔

یہ آیت قرآن مجید میں موجود ہے۔ مگر مولوی عبدالحی صاحب باایں ہمہ دعویٰ تفسیر القرآن کس جرأت سے فرما رہے ہیں:۔

"خدا نے فرعون کو نہ توحید کی دعوت دی۔ نہ اس کی سیاہ کاریوں کا جائزہ لیا"

کاش! انیشل مسلم یونیورسٹی کے پروفیسر صاحب تدبر فرماتے اور سمجھ جاتے کہ اھدیک الی ربک فتخشیٰ سے بڑھ کر اور کیا توحید ہو سکتی ہے۔ پھر وہ سوچیں۔ تو معلوم ہو جائے کہ اصل معناً بنی اسرائیل کی علت غائی بھی توحید ہی ہے۔ وجہ یہ تھی کہ فرعون کی سلطنت میں بنی اسرائیل مقہور و مظلوم تھے۔ انا ربکم الاعلیٰ اور ماعلمت لکم من الٰہ غیری کہنے والا خدائے واحد کی پرستش سے مانع تھا اس لئے ضروری سمجھا گیا کہ حضرت موسیٰؑ اس بےکس قوم کے افراد کو اس ملک سے نکال کر لے جائیں تاکہ خدائے واحد کی پرستش آزادی سے کر سکیں۔ اس بیان میں آپ لوگوں کے لئے بھی ایک تذکار ہے کہ کسی کی سلطنت میں رہ کر اس کے خلاف کارروائی قطعاً جائز نہیں۔ بلکہ اس سلطنت سے نکل جانا چاہیئے۔ اور پھر امر الٰہی سے جو رہنمائے قوم کہے۔ اس کی تعمیل کی جائے۔ کیا مولوی عبدالحی صاحب قرآن کریم سے کوئی ایک مثال بھی ایسی پیش کر سکتے ہیں۔ جو اس بات کا ثبوت ہو۔ کہ کسی نبی نے اس حکومت کے خلاف جنگ آزمائی کی۔ جس کے ماتحت وہ رہتا ہو۔ خواہ وہ حکومت کیسی ہی ہو۔ آپ لوگ اس سلطنت کے زیر سایہ باآرام زندگی بسر کرتے ہوئے اسی درخت کی جڑھوں پر کلہاڑا رکھتے ہیں جس کی شاخوں پر بسیرا ڈالے ہوئے ہیں۔ یہ ٹھیک نہیں۔ اگر مسلمان ہونے کا دعویٰ ہے۔ تو اس ہدایت ربانی پر چلئے۔ جو حضرت خاتم النبیینؐ کے ذریعہ تمام دنیا والوں کے لئے نازل ہوئی۔ سیاست بے شک مذہب میں داخل ہے۔ اور اسلام ایک مکمل مذہب۔ مگر یہ کہنا کہ بعض نبیوں کی بعثت کی علت غائی ہی سیاست تھی۔ محض کذب اور افترا ہے۔ جیسا کہ ثابت کیا گیا ہے۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(اکمل۔ قادیان)

ہندوستانیوں اور یورپینوں میں نسلی کشمکش

پچھلے دنوں جب جماعت احمدیہ کے وفد نے ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند کی خدمت میں پیش ہو کر دیگر اہم معاملات کے ساتھ اس امتیازی اور ناروا سلوک کی طرف بھی توجہ دلائی۔ جو بعض انگریز ہندوستانیوں کے ساتھ روا رکھتے ہیں۔ تو ہز ایکسیلنسی نے اس کا ایسا جواب دیا جسے تمام ملک میں حیرت اور استعجاب کی نظر سے دیکھا گیا اور بقول ایک معاصر "لارڈ ریڈنگ کے اس ارشاد کو کہ دیسیوں اور یورپینوں کے ساتھ اس ملک میں ہمیشہ یکساں سلوک ہوتا رہا ہے۔ اور قانون کی نگاہ میں دونوں فریق مساوی رہے ہیں۔ سب نے کلام کے دوران میں زبان کی لغزش پر محمول کیا تھا۔" لیکن حال میں ہز ایکسیلنسی نے ایوان کونسل میں معاملات ہند پر جو پہلی تقریر فرمائی ہے۔ اس میں اس افسوسناک سلوک کو "کسی حد تک" تسلیم کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ "مجھے نسلی کشمکش سے جو کسی حد تک موجود ہے۔ بہت تشویش ہو رہی ہے۔ عام طور پر تو شکایت کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ لیکن اگر کہیں کوئی یورپین کسی ہندوستانی کے ساتھ بداخلاقی سے پیش آتا ہے۔ تو اس پر بہت توجہ دیجاتی ہے۔ بہ نسبت ان خوش اخلاقی کی مثالوں کے جو لاتعداد ہیں۔"

یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کہ ایک بداخلاقی بہت سی خوش اخلاقی کی مثالوں کو بے اثر کر دیتی ہے۔ کیونکہ لوگوں کی توجہ بھلائی کی نسبت برائی پر زیادہ مبذول ہوتی ہے۔ اور آرام کی نسبت تکلیف زیادہ یاد رہتی ہے۔ بہتر ہو کہ ہز ایکسیلنسی نے فی الحال جس حد تک اس بات کو تسلیم کیا ہے۔ کم از کم اسکی اصلاح کرنے کی کوشش فرماویں۔ اور جہاں کہیں یورپین افسر کی طرف سے کسی ہندوستانی کے ساتھ بداخلاقی اور بدتہذیبی کا سلوک ہو۔ اس پر خاص توجہ دی جائے۔

اسی سلسلہ میں ہز ایکسیلنسی کا یہ ارشاد موجب اطمینان ہوگا۔ کہ "میری توجہ ان اختلافات کی طرف مبذول کرائی گئی ہے۔ جو یورپینوں اور ہندوستانیوں کے مقدمات میں روا رکھے جاتے ہیں۔ اس بارہ میں مقامی حکومتوں سے استصواب کیا گیا ہے۔ اور اس سیشن میں اس سوال پر غور کیا جائیگا۔"

ہندوستانیوں اور یورپینوں کے اختلاف اور امتیاز کی نمایاں مثال مقدمات میں ملتی ہے اور یہ ایسی کھلی حقیقت ہے۔ کہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ ایک جج نے فیصلہ میں کھلے طور پر اس کا اعتراف کیا۔ اور ملزم کو نرم سزا دینے کی ایک وجہ اس کا یورپین ہونا قرار دی تھی

عدم تعاون اور تشدد

جب عدم تعاون کی تحریک کی گئی تو گو اسکے محرک امن پسند رہنے کے بڑے بڑے دعوے کر رہے تھے امام جماعت احمدیہ نے فرمایا تھا: "اس تجویز کے متعلق بھی میری یہ رائے ہے کہ قطع تعلق بھی ایک قسم مقابلہ کی ہے۔ اور اس پالیسی پر عمل کر کے بھی ہندوستان میں امن قائم نہیں رکھا جا سکتا۔"

یہ رائے جس صفائی کیساتھ صحیح اور درست ثابت ہو رہی ہے۔ اس کا ایک ثبوت تو وہ اعلان ہیں۔ جو مختلف مقامات میں عدم تعاون کرنے والوں کے برپا کئے ہوئے فسادات کے متعلق مسٹر گاندھی نے اظہار افسوس کے طور پر شائع کئے۔ دوسرے وائسرائے ہند نے اپنی تقریر میں بتایا ہے۔ کہ "یہ حقیقت بار بار منکشف ہو گئی ہے۔ کہ جب جذبات مشتعل ہو جاتے ہیں۔ جو ذکی الحس لوگوں کی حالت میں لابدی ہے۔ تو اس (مسٹر گاندھی) کا اصول (عدم تشدد) طاق نسیان پر دھر دیا جاتا ہے۔"

اس کے ساتھ ہی صاف طور پر کہدیا ہے کہ "حالات بتا رہے ہیں کہ یہ تحریک (عدم تعاون) یا کم از کم اس کا ایک حصہ قانون اور نظم و نسق کو میدان مبارزت میں طلب کریگا۔"

اس تحریک کے محرکوں سے تو امید نہیں کی جا سکتی کہ اس پر نظر ثانی کرنے کے لئے تیار ہونگے۔ لیکن کیا عوام بھی اپنے نفع و نقصان کا خیال نہیں کرینگے۔ اگر کوئی ایسا وقت آیا جب گورنمنٹ انتظامی کارروائی کرنے پر مجبور ہوگی تو مسٹر گاندھی اور ان کے پیرو تو اسی طرح اپنے آپ کو علیحدہ کریں گے جس طرح پہلے کئی موقعوں پر کر چکے ہیں۔ اور حال ہی میں موپلوں کے فسادات کے متعلق انہوں نے نفرت کا اظہار کیا ہے [illegible] رہے ہیں۔

مولوی عبدالباری صاحب کی ایک مذہبی فرمان سے روگردانی

عوام کو بڑے بلند اور اشتعال دلانے کیلئے علمائے نیز سے گورنمنٹ کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں دست اندازی کرتی ہے۔ اگرچہ کہنے والے مذہب کی محبت اور الفت کی بنا پر کہتے۔ تو کسی حد تک معذور بھی سمجھے جاتے لیکن ان کے اپنے خیال اور شمار کو جب دیکھا جاتا ہے تو اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ کہ مذہب کا صرف بہانہ ہے اور اصل مدعا اور منظر ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ مسٹر گاندھی کی تقلید میں ایسے ایسے افعال کر رہے ہیں۔ جو اسلام کے خلاف ہیں۔ اور اب تو یہاں تک اعتراف کیا جا رہا ہے۔ کہ ان کے کہنے پر مذہبی فرمان بھی قربان کر رہے ہیں۔ چنانچہ حال میں مولوی عبدالباری صاحب کی طرف سے ایک عجیب و غریب تحریر شائع ہوئی ہے۔ جس میں صاحب موصوف نے ان لوگوں کی تعریف کی ہے۔ جنہوں نے ان سے ایک مذہبی فرمان کی خلاف ورزی کرائی ہے۔

مولوی صاحب لکھتے ہیں

"میں تشدد اور سختی کی تہ دل سے تائید کیا کرتا تھا۔ اور اسکو ایک مذہبی فرمان سمجھتا تھا لیکن میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ میرے خیالات میں تبدیلی کا باعث عدم تشدد کے یہ تینوں (مسٹر گاندھی و علی برادران) رہنما ہیں۔ میں یہ بھی عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ دنیا کا کوئی لالچ یا خوف مجھکو میرے عقیدہ سے نہیں ہلا سکتا تھا۔ لیکن گاندھی جی کی عاقلانہ اور علی برادران کی مستقل کی نصیحتوں نے میرے خیالات میں تبدیلی پیدا کر دی۔ کبھی کبھی غصہ اور غم مجھ پر غلبہ پا جاتا ہے۔ لیکن ان تینوں عدم تشدد [illegible] کے اثر سے میں رک جاتا تھا۔ یونانیوں کے مظالم اور کمالیوں کی خبروں نے میرے دل کو پھر بے چین کر دیا۔ لیکن مہاتما گاندھی جی اور علی برادران نے مجھے حوصلہ دیا۔ اور میرے دل کو شانت (مطمئن) کر دیا ہے۔"

اگر تشدد مذہبی فرمان کے مطابق ہے تو پھر خواہ اسکے خلاف وعظ کرنے والا کوئی ہو۔ مولوی صاحب کو مذہب پر اسے ترجیح نہیں دینی چاہئے تھی۔ وہ یہ تو کہتے ہیں کہ کوئی خوف یا دنیا کا لالچ اس سے انہیں باز نہیں رکھ سکتا تھا۔ لیکن غالباً وہ یہ بھی جانتے ہونگے کہ آدم اور اسکی اولاد کا ازلی دشمن بہت دفعہ محبت کے پردے میں بھی مذہبی فرمان کے خلاف کرا لیا کرتا ہے کہیں ایسا ہی تو نہیں کہ ایک طرف "شیطانی حکومت" ہے۔ اور دوسری طرف شیطانی محبت۔"

اسلام اور حریت و مساوات

نمبر (۵)

آیت فینسخ اللہ ما یلقی الشیطان وما ارسلنا من رسول سے خواجہ صاحب کا استدلال

الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ الخ آیات لکھکر خواجہ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"ان آیات سے واضح ہوتا ہے۔ کہ رسول کریم سے پیشتر تمام انبیاء اور رسل کے قلب میں القائے شیطانی بہ تقاضائے بشریت انکی تمناؤں میں ملکر ہوتا رہا۔ رسول کریم کی ذات اس سے مستثنیٰ ہے اور یہی وجہ ہے۔ کہ قرآن شریف شروع سے آخر تک کلام اللہ ہے۔ دیگر کتب کی یہ کیفیت نہیں۔ اور آیت ما ننسخ من آیۃ او ننسہا الخ سے واضح ہوتا ہے۔ کہ انبیاء اور رسل بعض آیات کو بھول جاتے یا تمنائے نفس سے مخلوط کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ کتب سابقہ اور صحف انبیاء میں نقائص موجود ہیں۔ اللہ ان نقائص کو بذریعہ انبیاء و رسل یکے بعد دیگرے محو فرماتا رہا۔ اور اسی طرح دین کی تکمیل ہوتی رہی۔ تمام انبیاء و رسل کی نسبت یہ ارشاد ہے۔ کہ اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ لیکن خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت نہیں"

خواجہ صاحب کے معانی کا ابطال خواجہ صاحب نے مذکورہ بالا آیت سے جو مطلب نکالا ہے۔ وہ انکی اس عقیدہ کی تردید کر رہا ہے۔ کہ ہر چیز میں مساوات ہے۔ کیونکہ اس آیت میں بقول خواجہ صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پر القائے شیطانی نہیں ہوا اور باقی رسل کے قلب پر ہوا۔ اس لئے مساوات نہ رہی۔ پھر یہ مطلب مندرجہ ذیل وجوہ سے باطل ہے

پہلی وجہ اگر خواجہ صاحب کے پیش کردہ معانی صحیح تسلیم کئے جائیں۔ تو ماننا پڑتا ہے۔ کہ انبیاء بھی شیطان کے غلبہ سے محفوظ نہیں رہے۔ کیونکہ اس سے بڑھکر اور کیا غلبہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ انکی زبان پر کلمات جاری کردے اور پھر نبی اسے خدا کی طرف سے سمجھے اور اسپر عمل بھی کرے۔ حالانکہ شیطان کا عدم غلبہ انبیاء پر کئی آیات سے ثابت ہے۔ ملاحظہ ہو

۱- قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ ۝ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ (۱۴/۳)

۲- فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ (۱۴/۱۹)

۳- اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا

۴- وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ (۲۲)

۵- قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ (۲۳/۱۲)

دوسری وجہ خواجہ صاحب کے مسلمہ معنے سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ انبیاء کو شیطانی الہام ہوتا ہے اور انکو خدائی الہام اور شیطانی الہام میں امتیاز کرنیکی طاقت نہیں دیجاتی۔ حالانکہ خدا تعالے فرماتا ہے

ھل انبئکم علی من تنزل الشیاطین تنزل علی کل افاک اثیم یلقون السمع واکثرھم کاذبون (شعراء ع)

کہ شیطانی القاء افاک اثیم پر ہوتا ہے۔ نہ انبیاء پر

تیسری وجہ وہ انبیاء جن پر القاء شیطانی ہوتا رہا وہ تو یہ نہیں سمجھتے تھے۔ کہ یہ القاء شیطانی ہے۔ بلکہ خواجہ صاحب کے نزدیک بعد میں آنیوالے انبیاء ان باتوں کو انکی کتابوں سے وقتاً فوقتاً نکالتے رہے۔

اب سوال یہ ہے کہ جن انبیاء پر وہ القاء ہوتا تھا۔ وہ اور انکی امت ان باتوں پر عمل کرتی تھی یا نہیں اگر جواب نفی میں ہے تو اس سے لازم آئیگا۔ کہ انبیاء بھی خدا تعالے کے حکم کو نہیں مانا کرتے۔ حالانکہ وہ اُسے شیطانی نہیں خیال کرتے تھے۔ اگر کہا جائے کہ وہ عمل کرتے تھے۔ تو انہوں نے شیطانی بات پر عمل کیا اور اس سے بڑھکر شیطانی غلبہ کیا ہو سکتا ہے کہ شیطان اپنی بات منوالے۔ اور اسپر عمل کروالے۔

چوتھی وجہ بعد میں آنے والا نبی پہلے نبی کی امت کو ان باتوں پر عمل کرنیسے کیسے روک سکتا تھا۔ جبکہ پہلے نبی کا ان باتوں پر عمل کرنا ثابت ہو۔ دوم سوال یہ ہے کہ دوسرے نبی کو شیطانی القاء اور خدائی القاء میں امتیاز کرنیکی طاقت دیجاتی تھی یا نہیں۔ اگر دیجاتی تھی۔ تو اس سے لازم آئیگا کہ وہ نبی شیطانی القاء کو خدا کی باتوں میں مخلوط نہیں کرتا تھا۔ اس سے خواجہ صاحب کا یہ قاعدہ کلیہ ٹوٹ گیا۔ کہ ہر نبی تمنائے نفس یا شیطانی القاء کے ساتھ آیات اللہ کو مخلوط کرتا رہا۔ اگر کہو کہ طاقت نہیں دیجاتی تھی۔ تو پھر وہ پہلے نبی کی ان باتوں کو جو شیطانی تھیں۔ خدا تعالیٰ کی باتوں سے کیسے تمیز کر سکتا تھا۔

پانچویں وجہ خواجہ صاحب کے معنے سیاق و سباق کے بھی خلاف ہیں کیونکہ پہلے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ والذین سعوا فی آیاتنا معاجزین اولئک اصحاب الجحیم۔

اس آیت میں جنکو معاجزین کہا گیا ہے۔ انکا اصحاب جحیم میں داخل ہونا فرمایا۔ اور وہ وہی لوگ ہیں جو شیطان کی پیروی کرتے۔ اور معجزوں کو جھوٹا قرار دینے والے تھے۔ اب یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ جس بات کی خدا تعالیٰ تردید کر رہا ہے۔ کہ یہ لوگ کچھ نہیں کر سکتے۔ بلکہ یہ تو اصحاب

...حیم ہیں گیا دوسری آیت میں خود ہی ان کا غلبہ بتایا۔ کہ انبیاء پر بھی شیطان کا غلبہ ہو جاتا ہے ٭

خواجہ صاحب کی پیش کردہ آیت کا صحیح مطلب

اب میں اس آیت کا صحیح مطلب بتاتا ہوں۔ جن کو خدا تعالیٰ نے معاجزین کہا ہے وہ اپنی کوششوں سے اسلام کو نابود کرنا چاہتے تھے۔ اور اس کے مٹانے کے لئے جان توڑ کوشش کرتے تھے۔ خدا تعالیٰ نے یہ آیت نبی کریم کی تسلی کے لئے نازل کی۔ کہ جب کبھی کسی نے اگر دعویٰ کیا۔ تو شیطانی لوگ مقابلہ میں کھڑے ہو گئے اور فساد کرنے شروع کئے۔ اور ابطال آیات میں ساعی ہوئے۔ اور جب کبھی کوئی نبی ان پر آیات پڑھتا۔ تو شیطان ان باتوں کے بارے میں اپنے اولیاء پر شبہات اور وساوس ڈالتا۔ تا وہ باطل کے ساتھ نبی سے مجادلہ کریں۔ جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَإِنَّ الشَّيٰطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ اور وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ

شبہات کی مثال

مثلاً آیت انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم کے نازل ہونے پر مشرکوں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ اور فرشتے بھی تو معبود من دون اللہ ہیں۔ اور ان کی خدا تعالیٰ کے سوا عبادت کی گئی ہے اسلئے کیا۔ وہ بھی جہنم میں جائینگے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جب وہ خدا کے کلام میں شبہات ڈالتے ہیں۔ (فینسخ اللہ ما یلقی الشیطان) تو خدا تعالیٰ نبی کو اسباب کی توفیق دیتا ہے۔ کہ ان شبہات کا دلائل سے ازالہ کرے یا خود آیات اُتار کر ان کو رد کر دے۔ ثم یحکم اللہ آیاتہ یعنی خدا تعالیٰ ان آیات کو محکم کر دیتا ہے کہ وہ کسی وجہ سے تردید قبول نہیں کرتیں۔ اور اللہ علیم حکیم ہے ٭

ایک سوال

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیوں انبیاء کے وقت شریروں کو موقعہ دیا جاتا ہے۔ کہ وہ روکیں پیدا کریں۔ اور پہلے موقع دیکر پھر اُسے مٹاتا کیوں ہے۔

شق اول کا جواب

فرماتا ہے:۔ لیجعل ما یلقی الشیطان فتنہ۔ خدا تعالیٰ اسلئے ایسا کرتا ہے کہ تا نیک لوگ بد لوگوں سے ممیز ہو جائیں۔ اور اس القاء کو مرض اور قساوت قلبی رکھنے والوں کے لئے ابتلاء اور اختبار اور عذاب کا موجب بناتا ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے جو لوگوں میں مخفی شیطنت اور شرارت ہوتی ہے۔ وہ ظاہر ہو جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک تو پہلے ہی اوباش ہوتے ہیں۔ ان کی شرارت ظاہر ہوتی ہے۔ دوسرے ظاہر میں تو متقی بنے ہوتے ہیں لیکن باطن میں وہ شریر ہوتے ہیں۔ ایسی باتوں سے ان کی شیطنت ظاہر ہو جاتی ہے ٭

شق ثانی کا جواب

یہ سوال کہ وہ مٹاتا کیوں ہے اس کا جواب دیا۔ ولیعلم الذین اوتوا العلم انہ الحق من ربک کہ تا مومنوں کے لئے وہ ایک نشان بنے۔ اگر اس کا سر نہ کچلا جاتا تو حق مشتبہ رہ جاتا۔ یہ ہیں اس آیت کے معنے جو نہ تو قرآن مجید کے خلاف ہیں اور نہ لغت عرب کے۔

امنیہ کے معنے

شاید خواجہ صاحب کو شک گذرے کہ امنیہ اور تمنی کے معنے قرأت کے کیوں کئے ہیں۔ حالانکہ اس کے معنے آرزو اور تمنا کے ہیں۔ سو خواجہ صاحب کے اس شک کا بھی ازالہ کئے دیتا ہوں۔ ملاحظہ ہو:۔

والامنیہ ما قال الراغب الصورۃ الحاصلۃ فی النفس من التمنی وقال غیر واحد التمنی القراءۃ وکذا الامنیہ وانشد واقول حسان۔

تمنی کتاب اللہ اول لیلہ
تمنی داؤد الزبور علے رسل

کئی ایک نے تمنی اور امنیہ کے معنے قرأت کئے ہیں۔ اور اس کی تائید میں انھوں نے حسان کا شعر پیش کیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی کتاب کو اول رات میں حضرت داؤد کے زبور کو آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کی طرح پڑھا کرو۔

اسی طرح مصنف لسان العرب ایک اور شعر اس کی تائید میں لایا ہے:۔

قال فی مرثیۃ حسان:۔

تمنی کتاب اللہ اول لیلۃ
واخرہ لاقی الحمام المقادر

ہم نے کئی طریق سے خواجہ صاحب کے دل میں جو القاء ہوا تھا۔ اس کا رد کر دیا ہے۔ اور پھر اس آیت کے معنے بھی بتائے ہیں۔ جو سیاق و سباق کے مطابق ہیں۔ اور جن پر مندرجہ بالا وجوہ سے کوئی اعتراض نہیں پڑ سکتا۔ اگر اب بھی خواجہ صاحب ان معنوں کو تسلیم نہ کریں تو ہم اس سے اگلی آیت پڑھنے پر مجبور ہیں۔

ولا یزال الذین کفروا فی مریۃ منہ حتی تاتیھم الساعۃ او یاتیھم عذاب یوم عقیم

ہاں خواجہ صاحب نے یہ نہ بتایا کہ اس آیت کا مسئلہ حریت و مساوات سے کیا تعلق ہے؟

خاکسار جلال الدین (مولوی فاضل) قادیان

ایام قحط میں کھانا کھلانا

قرآن مجید میں لکھا ہے:۔

إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ

یعنی رشتہ دار یتیموں اور دُور کے مسکینوں کو قحط کے دنوں میں کھانا کھلانا ایمانداروں کے لئے دوزخ کے عذاب سے نجات کا باعث ہے۔

آجکل کے دن ایسے نیک کاموں کے کرنے کے مناسب ہیں ٭ (اعلان صیغہ تعلیم و تربیت قادیان)

جلسہ سالانہ کے لئے آٹا

اخبار الفضل مورخہ ۲۹ اگست ۱۹۲۱ء میں آٹے کے حصے لینے والوں کی فہرست شایع ہو چکی ہے۔ اب دوسری فہرست شایع کرتا ہوں۔ جو ۲۹ اگست تک اطلاع دینے والے ناموں پر مشتمل ہے۔ امید ہے کہ وہ احباب جنھوں نے ابھی تک اس کار خیر میں حصہ نہیں لیا۔ توجہ فرماوینگے۔ اور ان سطور کے پڑھتے ہی مجھے مطلع فرماوینگے۔ کہ وہ کس قدر حصے آٹے کے بطور امداد دینگے۔ ایک حصہ آٹھ روپے کا ہے۔

اخبار الفضل مورخہ ۲۰ اگست کی ڈائری سے احباب کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ حضرت صاحب نے علاوہ سابقہ پانچسو کے ایکسو روپیہ اور دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ جو اسی فہرست میں درج ہے :-

قادیان

نام معطی	تعداد حصص	رقم
حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام	۱۲½	مار
چودہری غلام محمد صاحب	۱	عہ/
مستری امام الدین صاحب	۱	عہ/
چراغ الدین صاحب	۱	عہ/
ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب	۵	للعہ (۴۰)
چودہری علی محمد صاحب	۱۰	شعہ (۸۰)
حافظ روشن علی صاحب	۲	عہ (۱۶)
مرزا گل محمد صاحب	۵	للعہ (۴۰)
مولوی عبد السلام صاحب	۱	عہ/
سید محمود اللہ شاہ صاحب	۱	عہ/
خلیفہ تقی الدین صاحب	۱	عہ/
بھائی عبد الرحمٰن صاحب	۲	عہ (۱۶)
حضرت ام المومنین	۶½	ضعہ/
ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب	۱	عہ/
مستری قادر بخش صاحب	۱	عہ/
چودہری فضل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ	۱	عہ/
سید عزیز الرحمٰن صاحب	۱	عہ/
فضل محمد صاحب	۱	عہ/
منشی برکت علی صاحب	۱	عہ/
چودہری عبد العزیز خان صاحب	۱	عہ/
ڈاکٹر لعل دین صاحب	۱	عہ/
میاں بوٹا صاحب	۱	عہ/
حق نواز خان صاحب	۱	عہ/
منشی غلام محمد صاحب	۱	عہ/
مستری مہر الدین صاحب	۱	عہ/
شیخ غلام فرید صاحب	۱	عہ/
ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب	۱	عہ/
ماسٹر مبارک اسمٰعیل صاحب	۱	عہ/
شیخ یعقوب علی صاحب	۵	للعہ (۴۰)
محمد حسن صاحب	۱	عہ/
خداداد خان صاحب	۲	عہ (۱۶)

متفرق مقامات کے احباب

نام معطی	تعداد حصص	رقم
بابو اختر علی صاحب پولیس انسپکٹر بھاگلپوری	۱۲½	مار
بابو الٰہی بخش صاحب فیروز پوری	۱	عہ/
شیخ مشتاق حسین صاحب گوجرانوالہ	۲	عہ (۱۶)
سید صادق علی صاحب ڈیرہ دون	۲½	عنعہ (۲۰)
سیٹھ محمد غوث صاحب حیدر آباد دکن	۲۵	ماار
سید عبد المجید صاحب مسوری	۶½	ضعہ/
چودہری عنایت اللہ صاحب حافظ آباد	۲	عہ (۱۶)
اللہ دتا صاحب سپاہی چھاؤنی پشاور	۱	عہ/

میزان حصص ۱۲۴

سابقہ ۲۷۱

کل میزان ۳۹۵

اب باقی دو سو پانچ حصے ہیں احباب فوری توجہ فرماویں

سید محمد اسحٰق

افسر جلسہ سالانہ قادیان

انسداد رشوت ستانی کے متعلق اعلان عام

چار سال ہوئے ہیں کہ گورنمنٹ نے پبلک سروس (سرکاری ملازمت) میں رشوت ستانی اور بد اعمالی کے انسداد کیلئے لوگوں سے امداد طلب کی تھی لیکن ابھی اس امر کی ضرورت صاف طور پر معلوم ہوتی ہے۔ کہ لوگوں سے مزید امداد کی درخواست کیجائے اور گورنمنٹ اس معاملہ کی طرف لوگوں کی توجہ مبذول کراتی ہے۔ گذشتہ چند سالوں میں کئی ایک عہدہ دار جنمیں سے بعض اعلیٰ درجہ کے عہدہ دار تھے۔ سزا پا چکے ہیں۔ اور موقوف ہو چکے ہیں۔ لیکن جب تک ایسے اشخاص موجود ہیں جو از راہ نادانی یا بد دیانتی رشوت دینے پر آمادہ ہیں۔ اسوقت تک ہمیشہ بعض ایسے عہدہ دار بھی مل سکینگے۔ جو رشوت لینے میں تامل نہیں کرینگے رشوت ستانی صرف اسی صورت میں بند ہو سکتی ہے جب رشوت دینی بند کر دی جائے۔ لہذا رشوت ستانی کا انسداد صرف لوگوں کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ ہر شخص جو رشوت دیتا ہے وہ لوگوں کا دشمن ہے۔ ایک رشوت سے دوسری رشوت کی نوبت پہنچتی ہے۔ انصاف رو پوش ہو جاتا ہے۔ حاکم اور اہلکار کی حرص و طمع ترقی پکڑتی ہے۔ اور رعایا کی حالت زیادہ غیر محفوظ ہو جاتی ہے۔ لہذا رشوت دینے والے کو اپنا دشمن سمجھو اور اس کا حقہ پانی بند کر دو۔ وہ بد امنی اور نا انصافی کا بیج بوتا ہے۔ لہذا اسے مخالفت اور حقارت کا پھل کاٹنا چاہیئے ؎

کئی آدمی سرکاری ملازموں کو صرف اس وجہ سے فیس دیتے ہیں۔ کہ ان کا یہ خیال ہوتا ہے کہ ایسا مطالبات سے رواج کے مطابق کیا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ عہدہ داروں کی تنخواہیں مقرر ہیں۔ اور سرکار کی طرف سے ادا کی جاتی ہیں۔ سرکاری احکام کا یہ ہرگز منشا نہیں ہے کہ اہلکار کوئی ایسا معاوضہ لیں جسکی انہوں نے رسید نہ دینی ہو۔ گورنمنٹ رشوت لینے والوں کی بیخ کنی کرنا چاہتی ہے اور وہ ہمیشہ اس دُھن میں رہتی ہے کہ انکو سزائیں دی جائیں لیکن رشوت برسر عام نہیں لیجاتی۔ بلکہ در پردہ لی جاتی ہے۔ گورنمنٹ کو صرف تمہارا مفاد مد نظر ہے۔ اور اگر تم رشوت ستانی کے انسداد میں گورنمنٹ کا ہاتھ بٹاؤ گے۔ تو تم اپنی مدد خود کرو گے۔ تم نے دیکھا ہوگا کہ جب لوگ متفق ہو کر اور ایک دوسرے کو مدد دیکر زمیندارہ بنک قائم کرتے ہیں تو وہ اپنا قرضہ بر وقت ادا کرنے اور اپنی زمین واگذار کرانے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ اور جب وہ بد معاشوں اور ڈاکوؤں کے برخلاف متفق ہو کر سرکار کی مدد کرتے ہیں تو جرائم کا سد باب ہو جاتا ہے اور تمہاری جان و مال کی زیادہ حفاظت ہو جاتی ہے۔ رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا تمہارا اور گورنمنٹ کا دشمن ہے۔ اگر تم سرکاری عہدہ داروں کو رشوت یا نذرانہ دینے سے متحدہ طور پر انکار کر دو تو گورنمنٹ رشوت دینے والوں اور رشوت لینے والوں کی بیخ کنی کرنے کے قابل ہو جائیگی۔

لیکن اسبارہ میں واضح رہے کہ اگر کوئی شخص رشوت ستانی کا جھوٹا الزام

(اشتہارات)

(ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

ایک ضروری اطلاع

نظارت تالیف و اشاعت قادیان نے جو دارالصناعت حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے سیالکوٹ میں کھولا ہے جس کے نفع سے تبلیغی شغلوں کو امداد اور وسعت دیجائیگی۔ یہاں بنا ہوا مال یعنی فٹ بال گرکٹ بال اور ہاکی بال وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ مضبوط اور خوبصورت ہوتا ہے۔ اسکے مصالحہ جات میں ہر رنگ میں دیانت داری کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ یہ کارخانہ جو محض دینی اغراض کیلئے جاری کیا گیا ہے۔ اس کا بنایا ہوا مال نہایت درجہ بہترین ہوتا ہے مثلاً یہاں کے اکثر دیگر کارخانہ والے دس روپیہ اور بارہ روپیہ فی من قیمت والا کاگ خرید کر گیندوں میں لگاتے ہیں۔ گر ہمنے اسکے مقابلہ میں پچاس روپیہ فی من والا کاگ خرید کر لگایا ہے۔ آپ صرف اس ایک مثال سے ہی اندازہ کریں کہ ہمارا مال کس قسم کا ہوتا ہے۔ خود حضرت صاحب نے فرمایا تھا۔ کہ بہتر سے بہتر سامان استعمال کرو۔ اور نفع قلیل رکھو اس اصول کو ہمنے پیش نظر رکھا ہے۔ پس ہر وہ بھائی جسکو کسی رنگ میں بھی کھیلنے کے سامان سے تعلق ہو۔ مثلاً فوج۔ سکول۔ کالج یا دکاندار جہانکہ یہ سامان لگ سکتا ہے۔ نہایت ضروری ہے کہ وہ کوشش کر کے بھی ہمارے کارخانہ سے مال منگوائیں یا یہاں کے بنے ہوئے سامان کے منگوانے کی تحریک کریں۔ ہم ایسی تحریک کرنے والے بھائیوں کی تسلی کیلئے عرض کرتے ہیں کہ ہمارے ہاں کے بنے ہوئے سامان میں سے کوئی چیز ناپسند ہو تو ہم اُس کی جگہ بہترین چیزیں میسر کردیں گے۔ اور خرچہ ہمارے ذمہ ہوگا۔ تمام انجمنوں کے سکرٹری اور بالخصوص تبلیغی سکرٹری صاحبان کی خدمت میں نہایت پرزور درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس کام میں مدد دیں یہ ایک خالص دینی کام ہے آپکا اس کام میں کوشش و امداد کرنا یقیناً آپکو ثواب کا حقدار بنائیگا۔ آپ ایک دو مہربانی کر کے کسی ایسے احمدی نوجوان کو اس بات پر آمادہ کریں کہ وہ ہمارے ہاں کے بنے ہوئے سامان کو اپنے ہاں کے سکولوں۔ دیسی و انگریزی کلبوں۔ کالجوں و فوجی افسروں کے پاس لیجاکر دکھائیں۔ اور آرڈر حاصل کریں۔ ایسے نوجوانوں کو ہم معقول کمیشن دیں گے۔ ہر انجمن کے سکرٹری صاحب کی ذمہ داری پر نمونے جس قدر چاہیں ارسال کئے جائیں گے۔ اسی ذریعہ بطور قرض سامان بھی ارسال کیا جاسکتا ہے۔ امید ہے۔ کہ سکرٹری صاحبان اس کار خیر میں سعی بلیغ فرمائینگے آرڈر جو حاصل کئے جادیں وہ براہ راست منیجر احمدیہ دار الصناعت سید منزل سیالکوٹ شہر کے نام بھیجیں۔ فہرست سامان یا دیگر حالات حاصل کرنے ہوں تو وہ بھی اسی پتہ پر خط و کتابت کریں۔ والسلام

ناظم تجارت صنعت و حرفت

ملفوظات نورؓ

مولنا مولوی حکیم خلیفۃ المسیح اول کے نذ سودہ کلمات ملفوظات نور الدین صاحبؓ جو وقتاً فوقتاً اخبار بدر میں چھپتے رہے ہیں۔ ایک رسالہ کی صورت میں ہدیہ ناظرین ہیں۔ قیمت ۵ر

چٹھی مسیح۔ موسومہ چٹھی مسیح ابن مریم دل لاتے اوسلم

جواب پنجابی نظم مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب گرگی قیمت ۱ر

دلائل تحفہ بر مسائل حقہ۔ مصنفہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پنجابی نظم حقہ پینے کے نقصان اور ممانعت از جانب حضرت مسیح موعودؑ نہایت مدلل طور سے بیان کی ہے۔ ہر تینوں کتابیں مندرجہ بالا ہر ایک تاجر کتب قادیان سے مل سکتی ہیں

احمدی و غیر احمدی میں کیا فرق ہے فرمودہ حضرت مسیح موعودؑ نہایت عمدہ سفید کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت صرف ۱ر

لغات القرآن۔ جس میں تمام قرآن مجید کی لغتیں سلسلہ وار درج ہیں۔ قیمت عہ

المشتہر

شیخ رحیم بخش احمدی تاجر کتب مغل بازار امرتسر

لائق احمدی ایجنٹوں کی ضرورت

ہم کو اپنے فرم کے لئے ایسے چار لائق ایجنٹوں کی ضرورت ہے جو اپنے کام میں خوب ہوشیار ہوں شرط یہ ہے کہ وہ احمدی ہوں۔ تصدیق کے لئے اپنی جماعت کے سکرٹری سے تحریر کرائیں۔ کمیشن وغیرہ بذریعہ خط و کتابت پتہ ذیل سے طے کریں۔

شیخ الٰہی بخش رحیم بخش احمدی تاجران کتب محلہ شاہ گنج لاہور

ضروری اناج اور ذخیرہ خوراک

بار برداری

بڑھی ہوئی قیمتوں کا خیال کر کے ضروری اناج اور خوراک کی آمد و رفت میں آسانی بہم پہنچانے کی غرض سے نارتھ ویسٹرن ریلوے کے عملہ کو ہدایات جاری کی جارہی ہیں۔ کہ ان اشیاء کی روانگی میں دیر لگانے سے بچنے کی طرف خاص توجہ دیں۔ چونکہ آجکل اسباب تجارت کی آمد و رفت کم ہے۔ اس لئے تمام ضرورتوں کے لئے کافی گاڑیاں مل سکتی ہیں۔ تاہم وہ اشخاص جن کو مال بھیجا جائے۔ وہ زیادہ مقدار کی بلٹیاں پیش کریں کیونکہ تھوڑے مال کی روانگی میں دیر کا احتمال ہے۔

ضروری اناج اور ذخائر خوراک میں روانگی بک کرانے کی دیر کے متعلق جو کسی سٹیشن پر پیش آئے۔ شکایت ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ متعلقہ سٹیشن کے پاس بھیجی جائے۔

دستخط

ایف۔ اے ہیڈ و صاحب ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے

لاہور۔ ۹ ستمبر ۱۹۲۱ء

ھوالشافی

پیٹ کی جھاڑوؓ

یہ نسخہ حضرت مسیح موعودؑ کا بتایا ہوا جو امراض شکم کیواسطے بے حد مفید ہے آپنے فرمایا یہ پیٹ کی جھاڑو ہے۔ بتغیر سے والد صاحب نے ستر برس کی عمر تک استعمال کیا ہے جس سے ثابت ہوا ہے کہ پیٹ کی صفائی کیلئے مفید ہے بلکہ مینے مرض امتلاء اسہال جس مریض کو استعمال کرایا شفایاب ہوا۔ اسلئے کم سے کم یہ گولیاں احباب کے گھر ہونی چاہئیں۔ جو ایسے موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض کی شکایت رفع ہوتی ہے قیمت گولیاں فی سیکڑہ ۱ر محصولڈاک عہ

المشتہر افضال احمد عزیز ہوٹل قادیان!

تریاق چشم

ہمارا مجرب تیار کردہ تریاق چشم گکروں کو زائل کرتا۔ سرخی کو آنکھ کے اندر ہو یا باہر کاٹ دیتا۔ اور پھپڑوں کے متورم مادہ کو خارج کر کے آنکھوں کو ہلکا اور صاف کر دیتا ہے۔ خارش اور کھجلی کے واسطے اکسیر ہے۔ آنکھیں دھوپ میں فاسد مادہ کیوجہ سے نہ کھلتی ہوں۔ یا گرمی کی وجہ سے ابل گئی ہوں یا گل گئی ہوں۔ یا کثرت سے پھنسیاں (گوہانجنیاں) نکلتی ہوں۔ یا گیڈ اور پانی کثرت سے جاری رہتا ہو۔ یا گکروں کی وجہ سے آنکھوں میں زخم ہو گئے ہوں۔ اور بینائی کم ہوتی جاتی ہو۔ یا دھند اور غبار (بوجہ گکروں کے) چھایا رہتا ہو۔ یا شب کوری ہو۔ تو تھوڑے دنوں کے استعمال سے خدا کے فضل سے صحت ہو جاتی ہے اور اگر پلکیں گر گئی ہوں تو از سر نو پیدا ہو جاتی ہیں۔ شیر خوار بچہ سے لیکر بوڑھوں تک سب کو یکساں مفید اور بے ضرر ہے۔ کیونکہ نباتات سے مرکب ہے۔ اس کے اجزا لطیف اور نایاب ہیں۔ اور بمشکل تمام سال میں صرف ایک دفعہ تیار ہوتا ہے۔ اور وہ بھی قلیل مقدار میں کئی معززین نے منگا کر تجربہ کیا اور اکسیر پایا۔ اور منگوانے سے پیشتر لکھا کہ ہم ولیتی ... ڈاکٹری علاج کرا کر مایوس ہو چکے ہیں۔ ہم کو اشتہاری دواؤں سے ایسی نفرت ہے جس طرح مسلمان کو خنزیر سے لیکن مال صرف کیا۔ کئی کئی ماہ ہسپتال میں پڑے رہے اور راولپنڈی جوگیوں کو بھی آزما کر دیکھا۔ مگر بے سود۔ لیکن تریاق چشم کی قیمت پر لکھا کہ اگر پانچ روپیہ فی تولہ کے بجائے پچیس روپیہ فی تولہ ہو تو بھی کم ہے۔ جن کے سارٹیفکیٹ ہمارے پاس موجود ہیں۔ اگر کسی کو شک و شبہ ہو تو مندرجہ ذیل معززین سے دریافت کریں۔

۱۔ ارباب محمد عباس خانصاحب۔ بی۔ اے۔ لنڈی نواب صاحب پشاور (غیر احمدی)

۲۔ لالہ رام سرن داس صاحب پلیڈر گجرات

۳۔ خان اکرم علی خانصاحب انسپکٹر پولیس محکمہ اقوام جرائم پیشہ لاہور پنجاب (غیر احمدی)

۴۔ چوہدری جلال خانصاحب نائب تحصیلدار پھالیاں سرگودہ

۵۔ سیٹھ چراغ الدین صاحب سابق آنریری مجسٹریٹ میونسپل کمشنر۔ گجرات (غیر احمدی)

۶۔ خان شاہ نواز خانصاحب ہیڈ کلرک محکمہ نہر گجرات

۷۔ پیر فضل حسین شاہ صاحب سجادہ نشین حضرت شاہ دولہ صاحب گجرات (غیر احمدی)

۸۔ میاں میراں بخش صاحب پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ شیخپور گجرات (احمدی)

۹۔ منشی عنایت حسن خانصاحب سب انسپکٹر پولیس پیلی بھیت محلہ واصل یو۔ پی۔ (احمدی)

۱۰۔ مرزا ابو سعید صاحب سب انسپکٹر پولیس کیمل پور (رائڈر صاحب بہادر پولیس) (احمدی)

۱۱۔ بابو غلام محمد صاحب ریکارڈ کیپر محکمہ چیف کمشنر آفس پشاور (احمدی)

۱۲۔ بابو محمد عالم صاحب رجسٹر اکونٹنٹ سیکنڈ ویسٹ یارک رجمنٹ پشاور (احمدی)

۱۳۔ منشی عبد اللہ خانصاحب دفتر قانون گوئی تحصیل جامپور۔ ضلع ڈیرہ غازیخاں (احمدی)

۱۴۔ مرزا غلام سرور صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول جتی ضلع ڈیرہ غازیخاں (احمدی)

۱۵۔ مستری حاجی محمد صدیق صاحب ڈاکٹر اکل ایج دہلی (احمدی)

۱۶۔ مستری مہر اللہ صاحب ریلوے اسٹیشن ہیریا روڈ محکمہ انہار ڈاکنگ ضلع نواب شاہ ملک سندھ (احمدی)

۱۷۔ بابو اللہ دتا صاحب پوسٹ کلرک چھاؤنی دارو وفی براستہ بنوں (احمدی)

۱۸۔ منشی کرم الہی صاحب پٹواری مالی بھنڈراں ضلع گجرات (احمدی)

اس کے علاوہ اور بہت سے سارٹیفکیٹ اور شہادتیں ہمارے پاس موجود ہیں۔ پس لعنت ہے اس شخص پر جو جھوٹا اشتہار دیوے اور پھر اسیر جو بغیر تجربہ کے بدظنی کرے۔ ہاں اگر خدانخواستہ کسی کو مفید ثابت نہ ہو۔ تو ہم عہد شرعی و قانونی کرتے ہیں۔ کہ حلفیہ تحریر آنے پر قیمت (باقیماندہ تریاق واپس کرنے پر) فی الفور واپس کر دینگے۔ اب تریاق چشم صرف ۱۰۰ درخواست کیلئے رہ گیا ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ المشتہر

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گڑھی شاہ دولہ صاحب گجرات۔ پنجاب

عالمگیر واچ ہاؤس لدہیانہ

جس میں ہر قسم کی جیبی اور کلائی پر باندھنے والی گھڑیاں کلاک۔ ٹائم پیس امریکن مختلف قسم کے سادہ الارم دار جوڑیاں۔ چرمی و مخملی تسمے۔ زنجیریں ہر قسم کی نہایت عمدہ و اعلیٰ باکفایت اور ارزاں برائے فروخت موجود ہیں۔ فرمائش بھیجکر ہماری راستی کا امتحان کریں۔ احمدی کیساتھ رعایت ہوگی۔ علاوہ ازیں لدہیانہ کی ساختہ لنگیاں۔ تولئے دریاں گبرون اور جرابیں سوتی و اونی ہر قسم کی صرف دو روپیہ فیصدی کمیشن پر بھیجی جاتی ہیں۔ ہماری دکان پر اصلی پتھر کی عینکیں اور دو سنری ہر قسم کی عینکیں بھی بہت سستی اور ارزاں ملتی ہیں قیمت ہر حالت میں پیشگی یا بذریعہ وی پی

المشتہران

ماسٹر قمر الدین شیخ نور الٰہی احمدیان واچ اینڈ کلاک مرچنٹس چوڑا بازار لدہیانہ

جناب ڈاکٹر متھراداس صاحب

اسسٹنٹ سرجن قیصر ہند میڈلسٹ آئی سپیشلسٹ مشہور عالم کے ہسپتال موگا میں بیس سال تک سالہا آنکھوں کے دو دیگر ہزار ہا مریض میرے ہاتھوں سے نکل چکے ہیں۔ یہاں وسیع تجربہ حاصل کرنے کے بعد میں نے سرکاری ملازمت سے استعفیٰ دیکر اپنا الگ شفاخانہ کھول دیا ہے۔ تاکہ وہ لوگ جو دور دراز کا سفر طے کر کے موگا نہیں پہنچ سکتے اور سرکاری ہسپتال سے قیمتاً دوائی خرید نہیں سکتے گھر بیٹھے دوائی منگا کر صحت حاصل کریں۔ دوائی آئی کیور جس سے شروع موتیا بند۔ رو ہے یعنی ککرے۔ پڑبال۔ لالی۔ آنکھ دکھنا۔ خارش چشم قریب اور دور کی نظر کی خرابی دھند غبار۔ پانی بہنا اور ضعف بصارت کے بیشمار مریضوں نے فائدہ اٹھا کر ہندوستان کے ہر ضلع سے تعریف کے خطوط بھیجے ہیں۔ گویا موگا کی شہرت افزائی اسی دوائی سے ہو۔ اپنے اور بچوں کی تندرست آنکھوں میں لگائیں نظر بڑھائیگی اور آنکھوں کو ہر مرض سے محفوظ رکھے گی۔ قیمت فی تولہ تین روپیہ تین ماشہ سے کم دوائی باہر نہیں بھیجی جاتی۔ ڈاکٹر عبد الرحمٰن مالک شفاخانہ رحمانی۔ موگا۔ پنجاب

ہندوستان کی خبریں

کلکتہ میں غیر ملکی کپڑے کا بائیکاٹ

کلکتہ ۷ ستمبر۔ مارواڑیوں کی انجمن تجارت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس انجمن کے ممبر دسمبر تک غیر ملکی کپڑا نہ منگوائیں۔

شہزادہ ویلز کے خیر مقدم کا چبوترہ گر گیا

شہزادہ ویلز کے خیر مقدم کے وقت تماشائیوں کی نشستوں کی غرض سے اپولو بندر میں جو چبوترہ بنایا گیا تھا۔ وہ بارش میں گر گیا۔ ایک آدمی سخت زخمی ہوا۔

لاہور ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے شہزادہ ویلز کا خیر مقدم

لاہور ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبروں نے شہزادہ ویلز کے وفادارانہ اور دلی خیر مقدم کرنے کا ریزولیوشن پاس کیا ہے۔

ریاست پونچھ میں خوفناک قحط

اس ریاست میں آٹا روپیہ کا ڈیڑھ دو سیر فروخت ہو رہا ہے۔ لوگ فاقہ کشی سے تنگ آکر ریاست سے بھاگ رہے ہیں۔

سر راجہ صاحب جہانگیر آباد کی وفات

جناب سر راجہ تصدق رسول خاں صاحب کے سی۔ آئی۔ ای۔ والیٔ ریاست جہانگیر آباد نے ۱۰ ستمبر کو ۸ بجے صبح کے وفات پائی۔

جوتے چرانے پر سات سال قید

سشن جج ملتان نے ایک عادی مجرم کو جوتوں کا ایک نیا جوڑا چرانے پر سات سال قید کی سزا دی ہے۔ جس میں تین ماہ قید تنہائی بھی شامل ہے۔

مہاتما گاندھی کی کرامت

لکھنؤ ۹ ستمبر۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حال میں یہ خبر مشہور کی گئی تھی۔ کہ ایک دوکاندار نے کلکتہ سے ولایتی کپڑے کی گانٹھ منگوائی جب اسے کھولا گیا تو دیکھا۔ کہ تمام کپڑا ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہے۔ حامیان قطع تعلق کہہ رہے تھے۔ کہ یہ مہاتما گاندھی کی کرامت ہے۔ لیکن جب وہ کپڑا مسٹر راگیت کو جو علم کیمیا کے ماہر ہیں۔ دکھایا گیا۔ تو انہوں نے بتایا۔ کہ اسے گندھک کے تیزاب سے جلایا گیا ہے۔

میرٹھ میں غلہ کے ۱۰۶ لوٹیروں کا چالان

میرٹھ پولیس نے بعد تحقیقات ان دوکانداروں کو جن پر کم تولنے کا الزام تھا۔ اور جن کی وجہ سے لوٹ کا ہونا بتلایا گیا ہے۔ گرفتار کر لیا ہے۔ اور خیانت مجرمانہ کے زیر تحت ان کا چالان کر دیا ہے۔ علاوہ ازیں ۱۰۶ لٹیروں کو بھی گرفتار کیا ہے۔ جن میں ۳۵ مسلمان اور ۲۷ ہندو شرفاء ہیں اور باقی دیگر غیر معلوم اشخاص ہیں۔

ایک ہندو عورت نے مسلمانوں کے گھروں کو آگ لگا دی

مدراس ۸ ستمبر۔ بیان کیا جاتا ہے۔ ستراہن روڈ پر واقع مسلمانوں کی جھونپڑیوں کو ایک ہندو عورت نے آگ لگا دی۔ عورت مذکور کے ایسا کرنے کی غرض ابھی معلوم نہیں ہوئی۔ مگر آج صبح اسے گرفتار کر کے ضمانت پر رہا کیا گیا۔

فسادات مالابار

تیرور کی سرسری عدالت سے جن موپلہ باغیوں کو۔ لوٹ مار کرنے ریل کی پٹڑی اکھاڑنے اور تار کاٹنے کے جرم میں سزا ہوئی ہے۔ ان کی تعداد ۱۴۵ ہے۔ اب تقریباً ۷۰ فیصدی زیر مقدمہ ہیں۔ گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق مارشل لاء کے ماتحت خاص عدالت میں موپلہ باغیوں کے مقدمہ کی سماعت اس وقت تک کے لئے موقوف کر دی گئی ہے جب تک خاص عدالت مرتب نہ ہو جائے۔ خاص عدالت کا اجلاس کالی کٹ بزوریا مالاپرم میں ہو گا جن اشخاص کو سزا ہوئی ہے۔ ان میں سے مسٹر اچھوتھن نائر سکرٹری خلافت کمیٹی تیرور بھی ہیں۔ ان پر یہ الزام تھا۔ کہ انہوں نے تیرور کے حملہ میں عملی حصہ لیا۔ ان کو دو سال قید سخت کی سزا ملی ہے۔

اب جو خبریں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ موپلا باغی پہاڑیوں میں پناہ گزیں ہو گئے ہیں۔ اور رات کے وقت وہ اندرونی علاقہ میں ہندوؤں کے مکانوں پر چھاپہ مارتے ہیں۔ ان کا مکان لوٹ لیتے ہیں۔ اور ان کو زبردستی مسلمان بنا لیتے ہیں۔

نیشنل میڈیکل کالج

بمبئی میں بروز دوشنبہ ۳۰۰ طلباء کے ساتھ ایک نیشنل میڈیکل کالج کا افتتاح ہوا۔

ہوم رول کانفرنس کا اجلاس

امرتسر ۸ ستمبر کل شام ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے ڈاکٹر کچلو نے اعلان کیا۔ کہ پراونشل ہوم رول کانفرنس کا آئندہ اجلاس یکم و ۲ اکتوبر کو زیر صدارت لالہ لاجپت رائے جلیانوالہ باغ میں ہو گا۔

سید حبیب میانوالی جیل کو

۶ ستمبر کی شام کو سید حبیب ایڈیٹر سیاست کو جنہیں حال ہی میں بغاوت کے الزام میں تین سال قید بامشقت کی سزا دی گئی ہے۔ لاہور سے میانوالی جیل کو روانہ کر دیا گیا۔ ان کے پاؤں میں بیڑیاں اور ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پڑی تھیں۔

مسٹر شاستری کے گورنر بننے کی افواہ

ایک اخبار کو شملہ کے ایک نامہ نگار کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ وہاں پر زبردست افواہ مشہور ہے کہ مسٹر شاستری سر ہارکورٹ بٹلر کے بجائے صوبجات متحدہ کے گورنر نامزد ہوں گے۔

اسسٹنٹ ایڈیٹر شانتی کی گرفتاری

راولپنڈی کے اخبار "شانتی" کے اسسٹنٹ ایڈیٹر لالہ نانک چند ناز کو قابل اعتراض نظمیں لکھنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔

کلکتہ کے بزازوں کی پریشانی

کلکتہ ۵ ستمبر۔ بڑا بازار میں بزازوں کی دوکانوں پر خلافت والنٹیروں کا بدستور زوردار پہرہ لگا ہوا ہے جس کی وجہ سے کاروبار بند ہے۔ کئی بزازوں نے بیان کیا ہے کہ اگر یہی حال رہا تو ہمارا کاروبار بالکل بند ہو جائیگا۔ ڈپٹی کمشنر پولیس اپنے آدمیوں کو ساتھ لے کر بازاروں میں گشت لگاتے رہے۔ اور کسی طرح کا فساد نہیں ہوا۔

سید اکبر حسین جج الہ آبادی کا انتقال

۱۰ ستمبر سید اکبر حسین صاحب الہ آبادی مشہور شاعر نے ۷۵ سال کی عمر میں انتقال کیا۔

سنٹرل خلافت کمیٹی کے دفتر کی تلاشی

بمبئی ۱۰ ستمبر۔ سنٹرل خلافت کمیٹی کے دفتر میں آج سی آئی۔ ڈی کے دو سب انسپکٹر داؤد خاں اور حیدر خاں جمعیت العلماء کے فتوے کی ضبطی کے لئے اور ان کے ہمراہ میاں عبد القادر غلام حسین سوداگر دیوی سٹریٹ اور مولوی عبد الحمید۔ قادر بخش حکیم بھول بھی بطور گواہان کے آئے۔ انہوں نے فتوے کی تمام کاپیاں تلاش کر لیں اور اٹھوا لے گئے۔

غیر ممالک کی خبریں

یونانیوں نے انگورا فتح کر لیا سمرنا۔ ۶ ستمبر۔ خبر ہے کہ دس روز کی بڑی زبردست جنگ کے بعد انگورا فتح ہو گیا ہے۔ دونوں طرف کا نقصان جان بہت ہوا ہے کمالی فوج کی حالت غیر یقینی ہے۔ ترک جو تعداد میں زیادہ تھے۔ آخر دم تک مقابلہ کرتے رہے اور انہوں نے یونانیوں کو مقبوضہ چوکیوں سے باہر نکال دینے کی اکثر کوشش کی۔ دست بدست جنگ بہت ہوئی ہے۔

ہندوستان میں سخت تدابیر کی ضرورت لنڈن۔ ۶ ستمبر۔ لارڈ ریڈنگ وائسرائے ہند نے جو تقریر کی ہے۔ اس پر لنڈن کے کئی اخبارات نے رائے زنی کی ہے۔ ڈیلی کرانیکل اور ڈیلی ٹیلیگراف دونوں مشکلات کو زیادہ تر مسٹر گاندھی اور علی برادران کی جانب منسوب کرتے ہیں۔ ٹیلیگراف تو زور دیتا ہے۔ کہ ہندوستانیوں کی غالب اکثریت کے مفاد کی خاطر جنہیں امن میں بہت دلچسپی ہے ان کے خلاف سخت تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ اور اگر کچھ لوگوں میں اس سے جوش بھی پیدا ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

ڈنڈی میں فساد لنڈن۔ ۷ ستمبر۔ ڈنڈی میں ہزارہا بے کاروں کے مظاہرہ میں ایک سب انسپکٹر اور کئی شہری زخمی ہوئے ہیں۔ دفاتر کونسل کے دروازوں اور کھڑکیوں کو پتھر مار مار کر توڑ دیا گیا۔

آسٹریا اور ہنگری میں جنگ لنڈن۔ ۶ ستمبر۔ مغربی ہنگری میں حالت بہت نازک ہو رہی ہے وائنا کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ ہنگری کی ۲½ ہزار باقاعدہ سپاہ نے زیریں آسٹریا کی سرحد کو عبور کر کے ایک گاؤں پر حملہ کیا۔ آسٹریا کی فوج چند گھنٹے لڑ کر پسپا ہو گئی۔

آئرلینڈ کس طرح صلح چاہتا ہے لنڈن۔ ۶ ستمبر۔ مسٹر ڈی ویلرا نے ڈبلن میں ایک موقع پر بیان کیا ہے کہ سلطنت برطانیہ کے مدبرین یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ آئرلینڈ کو درجہ دوئم کی حیثیت پر رکھا جائے اور چونکہ ہم اس حیثیت کے قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ اس لئے یہ لوگ ہم سے ناراض ہیں مگر آئرلینڈ خالص چیز لینا چاہتا ہے اور جب تک اسے اصل طور پر وہ حاصل نہ ہوگی وہ کبھی دھوکے سے یہ خیال نہیں کریگا۔ کہ اصلی چیز مل گئی۔ انگریزی اخبارات ہم سے پوچھتے ہیں۔ کہ آیا ہم صلح چاہتے ہیں یا نہیں۔ ہاں ہم تو بڑی خوشی سے صلح کرنا چاہتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے ہم معاملات کو اصلی صورت کے ماسوا حالت میں دیکھنا نہیں چاہتے صرف یقین دلانے سے صلح کی بنیاد قائم نہیں ہو سکتی۔

برطانوی وزارت کا جواب ڈی ویلرا کو لنڈن۔ ۷ ستمبر۔ انورنس ٹاؤن ہال میں آج وزارت کا جلسہ منعقد ہوا جسکے متعلق خیال کیا جاتا ہے۔ کہ آئرلینڈ سے التوائے مصالحت کے متعلق وزراء نے کوئی اہم فیصلہ کیا ہوگا۔ وزارت نے گورنمنٹ کی طرف سے بھیجے جانیوالے جواب کو پسند کیا۔ اور وہ کمانڈنٹ بارٹن کو حوالہ کر دیا گیا۔ کمانڈنگ بارٹن آج چار بجے دن کو ڈبلن روانہ ہو گئے جلسہ وزارت سے ملک معظم کو اطلاع دینے کیلئے مسٹر مائے تال کو کارروائی جلسہ کی اطلاع کر دی گئی ہے۔

آئرلینڈ کے متعلق ایک کمیٹی کا تقرر وزارت نے وزرائے مقیم حال اسکاٹ لینڈ کی ایک کمیٹی اس غرض سے مامور کی ہے کہ مسٹر ڈی ویلرا کے پاس سے جواب آتے ہی آئرلینڈ کی صورت حال پر غور و خوض کرے۔

وزارت کی طرف سے سن فینوں کو دعوت لنڈن۔ ۸ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ وزارت نے سن فینوں کو دعوت دی ہے۔ کہ وہ کانفرنس انورنس میں جو ۲۰ ستمبر کو منعقد ہوگی شریک ہوں کانفرنس میں ان تدابیر پر غور و خوض کیا جائیگا جسکے ذریعہ سے آئرلینڈ اور سلطنت برطانیہ میں آئرلینڈ کے قومی حسیات و جذبات کا لحاظ کرتے ہوئے مصالحت کیجا سکتی ہے۔

تسخیر انگورہ کی خبر بے بنیاد ہے لنڈن ۹ ستمبر۔ سقوط انگورہ کی غیر مصدقہ اطلاع بالکل بے بنیاد معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ لنڈن میں جو تازہ ترین اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ وہ مظہر ہیں کہ دریائے سکاریہ کے مشرق کی طرف یونانیوں کی پیش قدمی روک دی گئی ہے گذشتہ چار دن سے شدید جنگ جاری ہے اور ایسے آثار نظر آ رہے ہیں کہ یونانی پسپا ہو جائینگے۔ یونانی فوج ابھی انگورہ کے جنوب مغرب کی طرف کوئی چالیس میل دور ہے۔

انگورہ پر بم لنڈن۔ ۸ ستمبر۔ تسخیر انگورہ کی خبر ابھی غیر مصدق ہے۔ ریوٹر کے نامہ نگار نے ایتھنز سے ۵ ستمبر کو بذریعہ تار یہ اطلاع دی ہے کہ یونانیوں کا میسرہ چھوٹی چھوٹی لڑائیوں میں مصروف ہے اور ہوائی جہازوں نے انگورہ کے ریلوے سٹیشن پر بم گرائے ہیں۔

انگورہ و ایران کا اتحاد پیرس۔ ۱۰ ستمبر۔ قسطنطنیہ کا ایک برقی پیغام مظہر ہے کہ جناب وزیر تعلیم حکومت ایران انگورہ پہنچ گئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وزیر موصوف کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ غازی مصطفےٰ کمال پاشا کی حکومت کے ساتھ معاہدۂ اتحاد استوار کریں۔

افریقہ سے ہندوستانیوں کو نکالنے کی کوشش ممباسہ ۹ ستمبر۔ سکرٹری کانگرس کمیٹی ممباسہ نے وائسرائے ہند کو تار دیا ہے کہ وزیر نو آبادیات برطانیہ نے یوروپینوں کی دھمکیوں کے اثر میں آ کر ہندوستانیوں کے سوال کا فیصلہ ملتوی کر دیا ہے۔ اور اس کا تصفیہ گورنمنٹ مشرقی افریقہ کے ہاتھ میں چھوڑ دیا ہے۔ گورنمنٹ یورپین اور اخبارات سب کامل طور سے ہندوستانیوں کے خلاف ہیں۔ پارلیمنٹ کی کمیٹی کی سفارشوں۔ سلطنت برطانیہ کے رزولیوشنوں اور آپ کی مداخلت کے اثرات کو زائل کیا جا رہا ہے۔ یوروپینوں نے ایک ڈیپوٹیشن جنرل سمٹس کی حمایت حاصل کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ نیاسالینڈ اور روڈیشیا کے یورپین اس بات کے حق میں ہیں کہ ہندوستانیوں کو براعظم افریقہ سے نکال دیا جائے۔ اگر ڈیپوٹیشن کو جنرل سمٹس کی حمایت حاصل ہو گئی۔ تو یہ نہایت افسوسناک بات ہوگی۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)